



سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (سے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹۔

نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب — اسسٹنٹ ایڈیٹر
میکلوڈ روڈ لاہور
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب — مینجر
ایم۔ اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برای اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہی۔ ۱۸ مارچ ۱۹۲۷ء	نمبر ۱۱

آریہ سماج ڈیرہ دون کے جلسہ میں ڈاکٹر دینا ناتھ پرتیو صاحب کا پیش کردہ بیان دربارہ مسیحی دھرم

صاحبان! میں آپ سب سے معافی کا طلبگار ہوں۔ مجھ میں خواہش تو بہت ہے کہ میں اپنے اُن خیالات کو جو میرے دل میں اس جلسہ کے متعلق پیدا ہو رہے ہیں مختصر طور پر لیکن صفائی کے ساتھ آپ کے ہدیہ نظر کر دوں۔ تاہم میں ہی جانتا ہوں کہ کتنی مجھ میں کمزوریاں ہیں پس آپ کی معافی میرے لئے کمال نوازش ہوگی۔

صاحبان آپ کی خواہش ہے کہ آپ کو عیسائی دھرم کی خوبیاں سنائی جائیں لیکن اس بات کا پورا مزہ تب آتا اگر آپ کسی چیدہ ہندوستانی مسیحی علم الٰہی کے اُستاد کو دعوت دیتے میں ایسی دعوت کے لائق نہ تھا۔ اس لئے آپ میرے ساتھ زیادہ اپنے اپنے دل میں دعا اور پرارتھنا کریں کہ جو کچھ میں نے اب لکھ لیا ہے اس پر پرمیشور جی کی پوری پوری برکت ہو اور اس کی اپنی حضوری ہم کو اپنی طرف سے روحانی مزہ بخشے تاکہ میں اُس ایمان کی جو مجھ میں ہے آپ سب کے سامنے پورن پریم کے ساتھ شہادت دوں۔

صاحبان میرے پربھو یسوع مسیح کے دو حکم ہیں جنکو مانتے ہوئے اُس کے بھگت اور پرستار آسمانی بادشاہت میں داخل ہو کر ترقی پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور پرمیشور جی کی حضوری کی روشنی اور خوشی میں اپنی روحانی زندگی بڑھاتے جاتے ہیں۔ وہ دو حکم یہ ہیں اوّل۔ کہ تو خداوند خدا اپنے خالق اور مالک کو اپنی ساری عقل قوت اور دل سے پیار کر۔ دوئم۔ تو اپنے ہمسایہ کو ایسا پیار کر جیسا اپنے آپ کو۔

صاحبان ان دونوں حکموں میں ایک مرکزی نقطہ اور خیال **محبت** ہے۔ یہ وہ نقطہ ہے جس میں میرا تمام دھرم آ گیا۔ اور میرے خدا کی تعریف بھی اسی میں آ گئی اور اسی میں مجھ کو تو۔ وہ اور میں سب اکٹھے نظر آتے ہیں۔

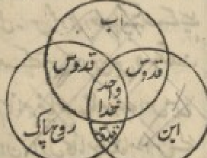
دوسری تعریف خدا ہی قادر مطلق سرو شکتی مان پرم پرش کی جو ہے وہ یہ ہے

باپ - بیٹا - روح پاک —— ایک میں تین

تین میں ایک

قدوس - قدوس - قدوس —— واحد خدا

اگر میں اس تعریف کا نقشہ بناؤں جو میرے گورو پادری ٹھیمن صاحب مرحوم نارووالیہ نے بنایا تھا وہ یہ ہے جیسا کہ نارووال کے گرجہ گھر کی سامنی دیوار پر نیلی کشتی کھڑکی ہوئی کھڑکیوں میں بنایا ہوا ہے



صاحبان اگر میں دوسرا نقشہ لفظوں میں بنا کر دکھاؤں تو وہ یہ ہے ادھر سے دیکھیں تو او در ہمہ ست اُدھر سے دیکھیں تو ہمہ در اوست اور پولس رسول نے اس ایمان کو اس طرح ظاہر کیا کہ ہم سب اس میں جیتے چلتے اور پھرتے ہیں۔ اعمال ۱۷ باب ۲۸ آیت۔



خدا۔ سب میں سب کچھ ہو

اور پھر اسی خداوند مسیح کے رسول کے الفاظ قرنتیوں کے خط میں جو درج ہیں وہ یہ ہیں کہ:— . . . . . .

ایسے شخص خدا پر ایمان رکھتے ہوئے جیسے کہ وہ حضرت آدم۔ نوح۔ ابراہیم موسےٰ اور باقی نبیوں پر اپنی کمال الٰہی طاقت اور کمال رحم کے ساتھ ظاہر ہوا اور منہ بہ منہ بولا اور آخر میں خود تمام دنیا کا نجات دہندہ یسوع مسیح بن کر ہمارے بیچ میں پیدا ہوا مر گیا۔ دفن ہوا۔ پھر جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا جہاں سے

وہ جلال سے پھر دنیا میں جلال کے ساتھ آنیوالا ہے۔ اُس کا میں ذیل کا بیان آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ تاکہ کم سے کم آپ کی روحانی دلچسپی ہو۔

صاحبان۔ میرے مذہب کا نام مسیحی یا عیسائی دین یا دھرم ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ انسان ذات ہی سے گنہگار ہے۔ اس لئے اُس میں گناہ کی طرف نیکی کی نسبت زیادہ رغبت ہے اور یہ ایسی حالت ہے کہ اس میں رہ کر ہم خدا کی نزدیکی حاصل نہیں کرسکتے کیونکہ وہ بالکل پاک ہے اور اسکو گناہ اور بدی سے سخت نفرت ہے۔ اس لئے گنہگار انسان کا اس کے ساتھ کوئی میل ہو ہی نہیں سکتا اور چونکہ انسان خود بخود پاک بن نہیں سکتا۔ اس لئے خدا باپ نے دنیا کو اپنا اکلوتا بیٹا یعنی یسوع مسیح بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے اور خدا کا پسندیدہ بنجاوے۔

دوم۔ میرے دین یا دھرم کی کتاب کا نام بائبل ہے یہ دھرم پستک کئی کتابوں کا مجموعہ ہے یعنی اس میں بہت سی کتابیں شامل ہیں اور یہ صرف ایک مصنف کی کتاب نہیں بلکہ کئی ایک مصنفوں کی۔ اس مجموعی دھرم پستک کے پہلے حصہ کو پرانا عہدنامہ کہتے ہیں۔ اس میں ۳۹ مختلف کتابیں ہیں۔ حصہ دوم کا نام نیا عہدنامہ ہے اس میں ۲۷ کتابیں شامل ہیں۔ ان کتابوں کا نام عہدنامہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان میں خدا کے وہ اقرار اور عہدنامے درج ہیں جو اُس نے بنی اسرائیل کے ساتھ زمانہ قدیم میں کئے تھے۔ توریت زبور اور انبیاء کی کتابیں پُرانے عہدنامہ میں ہیں اور انجیل شریف اور اُس کے بعد کے صحیفے نئے عہدنامہ میں آتے ہیں۔ پُرانا عہد یہ تھا کہ جو بندہ خدا کی شریعت پر چلیگا وہ راستباز ٹھہرایا جائیگا۔ اس شریعت کی سلسلہ وار تعلیم اور طریق شتق خدا نے ابراہیم اور موسےٰ نبی کی معرفت سکھلا دیئے۔ اور خدا نے فرمایا کہ جیسا ہر ایک اقرارنامے میں ہر دو طرفین کے دستخط ہوتے ہیں اور اُن میں ہر دو طرف کی شرائط درج ہوتی ہیں۔ اسی طرح خدا اور اسرائیل کے مابین کے عہد کی صورت ہے اس میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں تیرا خدا ہونگا اور تو میری ایک خاص چُنی ہوئی قوم۔ میں تم کو بہت برکتیں دونگا بنی اسرائیل ان شرائط کے ماننے کا اقرار کرتے تھے اور اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے قربانی دیا کرتے تھے تاکہ خون بہانے کی مہر اس عہد و پیمان پر لگ جاوے اور وہ اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یاد رہے کہ حضرت موسےٰ کی معرفت دی ہوئی شریعت بہت وسیع ہے اور اُس کے اندر ہر ایک کام کے لئے علیحدہ علیحدہ قانون بنے ہوئے ہیں۔ اُن پر چلنے سے دینوی اور اُخروی برکت اور تسلی اور زندگی ملنے کا وعدہ ہے۔ اس طرح سے شریعت عابد کے لئے گویا ایک روحانی اُستاد کا کام دیتی تھی۔ لیکن جب شریعت کا کام پورا ہو گیا تب عین وقت پر خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا اور اُسی کی قربانی کی مہر سے اپنے نئے عہد کو قائم کر دیا۔ اس بارہ میں یوحنا نبی نے توبہ کی منادی کی اور کہا کہ مسیح خداوند تم کو روح کا بپتسمہ دیگا اور روح تم کو راستی اور نئی زندگی بخشیگا۔ تاکہ جو کام شریعت تمہارے لئے نہیں کرسکتی وہ کام خداوند خدا کی روح تم سے کرا سکیگی۔ اس لئے جب یہ نیا اقرار آیا تو پہلا پُرانا ہو گیا۔ اب ہم مسیح خداوند کی طفیل سے خداوند کے فرزند بنتے جاتے ہیں اور اس کی روح پاک خود ہم کو طاقت اور دانائی اور فضل بخشتی ہے۔ کہ ہم خداوند کے کام آسانی اور بہتایت کے ساتھ کرسکیں۔ شریعت سے قدرے غلامی تھی۔ روح میں کُلیۃً آزادی ہے۔ شریعت کا مقرر کردہ دائرہ کار کچھ تنگ تھا۔ روح سے ہماری آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور گویا ہم بہت کام راستبازی کے کھلے دل سے آزادی کے ساتھ کرنا سیکھ جاتے ہیں حضرت موسےٰ کی شریعت بچپن کی حالت کے لئے بطور کنڈرگارٹن سکول کے ہے۔ مسیح کی طاقت اور لیاقت بہت زیادہ اور اعلےٰ درجہ کی تعلیم کے لئے ہے موسےٰ کی شریعت بالخصوص بنی اسرائیل کے لئے تھی مسیح کی تعلیم سب کے لئے سب کچھ ہے۔ خواہ وہ اہل یہود ہوں خواہ غیر یہود۔ اس نئے عہدنامہ میں سب دُنیا کے لئے تعلیم ہے اور وہ بھی ایسی بڑی تعلیم جیسی کہ رُوح جسم سے بڑھکر ہے۔ نئی پُرانی سے زیادہ کشادہ ہے۔ نئی سے سب پُرانے راز کھل گئے ہیں۔ جو آگے دھندلا دکھائی دیتا تھا اب روز روشن کے موافق چمکتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ نیا پُرانے کو رد نہیں کرتا بلکہ پُرانے کو مکمل طور پر پورا کرکے دکھلاتا ہے۔ اب پیشتر اس تقریر کے خاتمہ کے میں پہلے آپ کو وہ اپنے ایمان کا عقیدہ سُنا دیتا ہوں جسکو ہم ہر اتوار گرجہ گھر کی عبادت میں پڑھتے ہیں اور بعد ازاں چند ایک آیات بھی بائبل کی بطور نمونہ آپ کے پیش کرونگا۔ اُن سے آپ کو معلوم ہو سکیگا کہ ہم عیسائیوں کے روحانی خیالات کیسے ہیں۔

مسیحی عقیدہ ایمان

میں ایمان رکھتا ہوں خدا قادر مطلق باپ پر جو آسمان و زمین کا خالق ہے۔ اور یسوع مسیح پر جو اس کا اکلوتا بیٹا اور ہمارا خداوند ہے۔ وہ روح القدس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا۔ کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ پنطوس پلاطوس کے عہد میں دُکھ اُٹھایا۔ مصلوب ہوا۔ مر گیا اور دفن ہوا۔ عالم ارواح میں اُتر گیا۔ تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور خدا قادر مطلق باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ وہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لئے آنیوالا ہے۔

میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر۔ پاک کیتھلک کلیسیا پر۔ مقدسوں کی شراکت۔ گناہوں کی معافی بدن کی قیامت اور ابدی زندگی پر۔ آمین

بائبل شریف کی چند چیدہ آیات

خروج کی کتاب ۳۴ باب اور ۴ سے ۷ آیت تک

تب اُس نے پہلی لوحوں کے مطابق دو لوحیں پتھر کی تراشیں اور سویرے اُٹھ۔ سویرے جیسا کہ خداوند نے اُسے فرمایا تھا وہ دونوں لوحیں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کوہ سینا پر چڑھا۔ تب خداوند بدلی میں ہو کے اترا اور اُس کے ساتھ وہاں کھڑا رہا اور خداوند کے نام کی منادی کی اور خداوند اُس کے آگے سے گذرا اور پکارا۔ خداوند خداوند۔ خدای رحیم اور مہربان قہر میں دھیما اور رب الفیض و وفا۔ ہزار پشتوں

دیکھو صلا



نور افشان

مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۶ء

معذرت

ہم ناظرین کرام سے اخبار کے نمبر ماقبل کے لئے معذرت چاہتے ہیں۔ چونکہ ہمیں اخبار کی کاپی کا پروف نکالتے وقت کاپیور پر تیل کا ہاتھ لگ جانے سے پروف کاپی خراب ہو گئی نتیجہ یہ پروف کاپی دوبارہ ہاتھ سے لکھی گئی اور پتھر پر کتابت ہوئی۔ نہ صرف لکھائی اچھی نہ ہو سکی بلکہ بہت سی غلطیاں بھی رہ گئیں جن کے لئے ہمارے بعض معزز نامہ نگاروں کو بھی شکایت ہوئی۔ امید ہے کہ ہمارے ناظرین کرام ہمیں معاف فرمائینگے۔

ہم اپنے معزز نامہ نگاروں سے یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے مضمون کی تاخیر کے لئے ہمیں ضرور معاف کرتے رہیں ہم کسی صاحب کے مضمون کو جو قابل اشاعت ہیں ردی میں نہیں ڈالا کرتے ایسے مضامین ضرور اخبار میں شائع ہونگے مضامین کی کثرت کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے جس کے لئے ہم معذور ہیں۔

حضرت منت نے مدعا عصمت مسیحِ عالم پر ایک مضمون سپرد قلم کیا تھا جسکی بابت خود آپ کو خیال تھا کہ شاید ہی اخبار میں جگہ پائے۔ دراصل جناب والا شان کا خیال درست تھا کیونکہ دراصل ہم جناب کی مشکل کا حل اختصاراً مسیحی و مسلم اتحاد کے معنے کے عنوان کی ذیل میں پیش کر چکے ہیں اسی وجہ سے جناب کے مضمون کو کسی بہتر موقع کے لئے رکھ لیا گیا امید ہے کہ جناب کو شکوہ نہ رہیگا۔

دنیا کا سب سے بڑا ریلوے انجن جنیوا کی ایک کمپنی نے بنایا ہے یہ بجلی سے چلتا ہے یہ ۷۰ فٹ طویل اور ایک گھنٹہ میں ۱۰۰ میل سفر طے کرتا ہے اس کی قیمت ۶۳ لاکھ روپیہ ہے۔ (پارس)

ہندو آریہ دھرم کے معنے اور شدھی

ہمارے ہندو آریہ دوست ایک عرصہ سے مسیحیوں اور مسلموں کی خانہ جنگی سے خوش ہو کر دونوں کے پاک مذاہب کی توہین و تکفیر کرتے ہوئے اپنی فتوحات کو بڑھاتے جاتے تھے۔ اُن کے اس طرز عمل کے خلاف جب ہم نے ۴ جنوری کے نور افشاں میں "ہندو اور آریہ دوستوں کا افسوسناک رویہ" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع کیا تو ہندو آریہ کیمپ میں سخت پریشانی اور سراسیمگی پیدا ہو گئی جس کے باعث معاصر آریہ گزٹ اور پرکاش اس قدر سٹ پٹائے ہیں کہ ان کا رونا آج تک بند نہیں ہوا ہے۔ اصل معاملہ اسقدر ہے کہ ہمارے ہندو آریہ دوست ایک عرصہ سے سوامی دیانند جی کی تحریرات کے بل بوتے سے مسیحیت و اسلام پر تواتر حملے کر کے اپنے آریہ پن کو شہرت دے رہے تھے۔ نوٹ مذکورہ میں ہم نے اُن کے آریہ پن کی حقیقت کو برہنہ کیا تھا اور بتلایا تھا کہ پنڈت دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں سناتن دھرم کی لاثانی تکذیب کی ہے اور آپ ہندوؤں کو کوئی نیا دھرم نہیں دے گئے۔ پھر آریوں کا کیا دھرم ہے جس کے لئے وہ شدھی کے شور و شغب کر رہے ہیں معاصر پرکاش تو ہمارے مطلب کو بھانپ گیا ہمیں اُلٹی پلٹی سنا کر دل ٹھنڈا کر بیٹھا لیکن آریہ گزٹ "**عیسائی مسلم سر جوڑی**" کے عنوان کی ذیل میں وہی کچھ لکھ بیٹھا جو ہم لکھوانا چاہتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"ہمیں معاصر کی اس دلیل سے اتفاق نہیں ہے کہ جو تعلق آریوں اور سناتنی ہندوؤں میں ہے۔ وہی عیسائی اور مسلمانوں میں ہے۔ ہمارے ہمعصر کا یہ خیال غلط ہے آریہ اور سناتنی ہندو ایک تہذیب کے نمائندے ہیں۔ ایک وید کو الہامی مانتے ہیں کسی ایک رشی کو خدا کا واحد ٹھیکہ دار نہیں مانتے سب رشیوں کی عزت کرتے ہیں۔ اچار بیشک مختلف زمانوں میں مختلف ہوتے آئے۔ مگر الہامی کتاب ایک ہی ہے جسکی بنا پر تمام ہندوؤں کی تہذیب مشترکہ ہے مگر مسلمانوں میں یہ بات نہیں ہے اُن کی الہامی کتابیں مختلف ہیں۔ اُن کے شفیع علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جب تک انجیل اور قرآن ایک نہ ہو جائیں جب تک حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد ایک نہ بنجائیں عیسائیوں اور مسلمانوں کا ایک تہذیب کی بنیاد پر اور ایک الہامی جھنڈے کے نیچے کھڑا ہو جانا ناممکن امر ہے۔۔۔ آریہ اور سناتنی تو ایک دوسرے کو شدھ نہیں کرتے اور نہ ہی ایک دوسرے کو بتپسمہ دیتے ہیں۔۔۔۔ شدھی چونکہ آریوں کا مذہبی حق ہے۔" (آریہ گزٹ مطبوعہ ۷ فروری)

نور افشان۔ ناظرین کرام کو یہ بات بھولی نہ ہوگی کہ عرصہ چھ سال سے ہندو آریہ دوست اور سناتنی ہندو مسلم اتحاد کے اور شدھی کے پیٹے ڈھول پیٹتے آئے ہیں اور اب تک ہندو مسلم اتحاد اور شدھی کی ڈفلیاں بج رہی ہیں۔ اس عرصہ میں ہندو آریوں کے موہومہ اتحاد کی آندھی میں ایک دفعہ ایسا جوش بھی پیدا ہوا تھا کہ تہوار کے موقعوں پر بغیر شدھی کے ہی ہندو مسلمانوں نے کھلم کھلا اکل و شرب بھی کیا تھا جس میں ہمارے آریہ دوست زیادہ حصہ دار تھے۔ اب کیا ہمعصر آریہ گزٹ ہمیں بتلائیگا کہ اسے اس ہندو مسلم اتحاد پر کیوں اعتراض پیدا نہیں ہوا تھا؟ یا کیا معاصر پرکاش بتلائیگا کہ ہندوؤں کی رگوں کے خون میں جو ہندو مسلم اتحاد کے اُبال پیدا ہوئے تھے وہ بھی مسلم خون کی طغیانی تھی؟ کیا آجتک جس ہندو مسلم کے اتحاد کے خواب دیکھے جا رہے ہیں وہ بھی اس لئے دیکھے جا رہے ہیں کہ مسلمان ہندو آریوں کے دھرم کو اور اُن کے ویدوں کو الہامی مانتے ہیں؟ اگر نہیں تو مسیحی و مسلم اتحاد پر ہندو آریہ دوستوں کو کیوں پریشانی ہے! وہ مسیحیوں اور مسلموں میں نفاق کی دیواریں اُٹھانے میں کیوں سرگرم کار ہیں؟ کیا یہ بھی مسلم رگوں کے خون کی جھلک ہے؟ صاحبان مسیحی اور مسلم اپنے اختلافوں اور موافقتوں کو آپ لوگوں سے کروڑ چند زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر بھی وہ مسیحی و مسلم اتحاد کی ٹھان چکے ہیں۔ اس معاملہ میں ہندو آریوں کی نالشی و تکرار بیکار ہے۔

باقی رہا یہ امر کہ ہندو آریہ اور سناتنی ایک ہیں

دھرم کے ماننے والے ہیں یہی وہ بات ہے جس کا اقبال ہم ہندو آریہ دوستوں سے کرانا چاہتے تھے بمصر آریہ گزٹ صفائی سے عبارت مافوق میں اسی بات کا اعتراف کر چکا ہے۔ اب اگر آریہ ہندو دوستوں کو سچائی اور صداقت کا کچھ بھی پاس ہو تو بتلائیں کہ جب ہندو آریہ دھرم میں کروڑوں ویدوں کے منکر اور خدا کی ہستی تک کے منکر موجود ہیں کروڑوں دیوی دیوتاؤں کے پوجاری اور بتوں کے عاشق موجود ہیں اور وہ ہندو آریہ دوستوں کے نزدیک ایسے پوتر ہیں کہ انہیں شدھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور پنڈت دیانند جی جیسے ہندوستانی دھرم کی تکذیب کرنے والے مہرشی اور اُن کی کتاب ستیارتھ پرکاش جو بمنزلہ الہٰی بانی سمجھی جاتی ہے تو ایسے ہندو آریہ دھرم کے ماننے والوں کے نزدیک مسیحی و مسلم کیوں بُرے ہیں؟ وہ ہندو آریہ دھرم اور وید وغیرہ کی تکذیب کے سوا کونسا ایسا پاپ کرتے ہیں جو انہیں شدھی کا محتاج بناتا ہو؟ جیسے پنڈت دیانند جی سناتنیوں کے نزدیک آج تک سناتن دھرم اور ویدوں کے مخالف ہیں اور وہ آپ کے مہرشی ہیں ویسے ہی مسیحی و مسلم و سناتن دھرم اور ویدوں کے مخالف و مکذب ہیں۔ پھر مسیحیوں اور مسلمانوں کو رشی نہیں مانا جاتا ہے؟ پھر یہ کیوں ناحق جنگ چھیڑ رکھی ہے؟ آخر پنڈت اگنی ہوتری اور بدھ دھرم اور جینی دھرم ماننے والے بھی تو آپ کے پوتر ہندو آریہ ہیں پھر ہم سے کیوں دیر ہے؟

شادی خانہ آبادی

پنجشنبہ کے روز ۲۴ فروری کو معزز و مقتدر ہندوستانی عیسائی جناب جیکب سیمین صاحب مرحوم سابق ایڈووکیٹ ہائیکورٹ کی چھوٹی صاحبزادی محترمہ مس گلیڈیز ایلین جاسیفین سیمین صاحبہ کا عقد نکاح جناب ونسنٹ ہیرٹز کر صاحب کے ساتھ جو امپیریل بینک آف انڈیا واقع دہرادون میں ملازم ہیں پادری اے۔ آر۔ ر لا رام اور ڈاکٹر مس اے۔ آر۔ جیوریہ نے جنا چرچ الہ آباد میں پڑھایا۔ چرچ خوب آراستہ اور حاضرین سے بھرا تھا۔ ڈاکٹر جولین منترا اور مسٹر ٹھاکر داس نے ویڈنگ مارچ کی دلکش رسم ادا کی۔

مراسم نکاح کے بعد عروس کے مکان پر ایک شاندار جلسہ ہُوا اور مہمانوں کا جنہوں نے اس موقع پر تشریف لاکر ممتاز فرمایا تھا تہ دل سے خیر مقدم کیا گیا۔ پروز ہفتہ ۲۶ فروری کو نوشہ دعروس اپنے دوستوں کی دعائیں ساتھ لیکر اپنے مکان واقع دہرادون کو شاداں و فرحاں روانہ ہوئے۔ خاکسار۔ پی۔ کے۔ اے

عیسائیوں کی اشدھی

(۱)

حصولِ سوراج کے خوش آئند خواب اور اصلاحات کے نشہ نے برادرانِ وطن کو نمبر بازی کے جنگ میں ایسا مشغول کر رکھا ہے کہ انہیں راستی اور ناراستی میں کوئی امتیاز ہی نہ رہا۔ مبالغہ آمیز نشر و اشاعت اور غلط خبروں سے وہ چاہتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں اپنے فرقہ کی تعداد میں معتد بہ ترقی دکھا سکیں۔ اسی مقصد کو لیکر ہندو سنگٹھن اور اشدھی کا غوغا مچایا جا رہا ہے۔ اور اس غوغا کی جو حقیقت ہے وہ اس واقعہ سے عیاں ہو جاتی ہے کہ پچھلے دنوں قریباً تمام آریہ اور ہندو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ہزار ہا ہزار عیسائی بنگال میں شدھ ہو گئے۔ بعد میں یہ تعداد ۲۰ ہزار اور پھر ۳ سو تک کم کر دی گئی۔ اب بوگرا (بنگال) کے مشنری صاحب نے اخبارات میں بزبان انگریزی مندرجہ ذیل اعلان شائع کرایا ہے۔

اعلان

بعض ہندی اخبارات کے شائع کردہ بیان اور بعض لنڈنی اخبارات کے نام مرسلہ تاریخ گمراہ کُن ہیں مختلف اخباروں میں شدھ ہونے والوں کی تعداد ۳ سو سے لیکر ۵۰ ہزار تک پہنچتی ہے میں متفرق مقامات کے مشنری صاحبان کے دریافت حالات کے لئے آمدہ خطوط سے گھبر گیا ہوں۔ جہاں تک میری آگاہی میں آیا ہے حالات حسب ذیل ہیں:۔

قصبہ بل ضلع بوگرا میں دو ہزار استثال شدھ تو نہیں محض ہندو ذات میں شامل کئے گئے ہیں۔ پوجا کی ایک رسم ادا کی گئی اور تلسی کی مالائیں اُن کی کلائیوں پر باندھی گئیں۔ ہر بیس آدمیوں کے گروہ کو کرشن اور شو کی تصویریں دیکر ان دیوتاؤں کی پرستش کرنے کی ہدایت کی گئی اور اجازت دی گئی کہ وہ اپنے ناموں کے آگے لفظ سنگھ ایزاد کریں۔ ناچ۔ ضیافت اور عام تفریحات عمل میں لائی گئیں۔ ان دو ہزار استثالوں میں سے صرف ۲۰ یا ۲۵ رومن کیتھولک مسیحی تھے۔ مگر ایک بھی پروٹسٹنٹ مسیحی مرتد نہیں ہُوا۔ گذشتہ سرکاری مردم شماری میں ضلع بوگرا میں مسیحیوں کی تعداد صرف ۴ سو اور ایک تھی۔ پس ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ یہ اطلاعیں کس قدر جھوٹی ہیں"۔

ہاورڈ۔ ڈبلیو۔ گور

بوگرا ضلع بنگال ۸ فروری ۱۹۲۶ء

چھپتی نہیں ہے بات بناوٹ کی بال بھر
کُھل جاتی ہے اخیر میں رنگت خضاب کی

(۲) نام کے عیسائیوں کی اشدھی

آریوں کو دو باتیں صاف طور پر معلوم ہو چکی ہیں جن کا شدھی کا چرچا ہے وہ بالکل غیر آریہ اور برائے نام مذہبی ہے۔ دوم کہ عیسائیوں کو اشدھ کرنا ناممکن ہے۔ ہم تو روز اول سے ہی جانتے تھے۔ مگر آج آریوں نے اس کا تجربہ کر دیا اور بہادران شدھی کرہمت توڑ کر بیٹھ گئے۔ لاہور میں ۱۲ مارچ ۱۹۲۶ء کو شدھی کے حق ایک جلسہ بنام "یوم شہادت پنڈت لیکھرام" فراہم ہُوا۔ اس میں آریوں کے لیڈر نے کہا کہ

مردم شماری کی رپورٹ

سے عیاں ہے کہ ایسے مسلمان اور عیسائی لاکھوں کی تعداد میں ہیں جو دراصل مسلمان اور عیسائی نہیں ہیں۔ اگر آپ اُن کو لینا چاہیں تو آسانی سے لے سکتے ہیں۔ اگر آریہ سماج جنم کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو نہیں لے سکتی تو اُن کو چھوڑ دے مگر نام کے کروڑوں مسلمانوں اور عیسائیوں کو لے لے۔ (پرتاپ۔ ۸ مارچ صفحہ ۸)

اب تو ایک ہی دو باتوں پہ رہا تھا جھگڑا
ہار دی حضرت دل آپ نے ہمت کیسی!!

(۳) دو سال میں ایک لاکھ مسیحی

اب دوسری جانب دیکھئے کہ جہاں کروڑوں روپے اور لاکھوں آدمیہ ملکر بھی چند پیدائشی مسیحیوں کو اشدھ نہیں کر سکتے وہاں ایک ہی خدا کا بندہ ہیرس نامی اُٹھتا ہے اور ۲ سال میں ایک لاکھ بت پرستوں کو عیسائی بنا لیتا ہے چنانچہ۔

افریقہ کا ایک عجیب و غریب پیغمبر

"گولڈ کرانیکل" لنڈن کا نامہ نگار مقیم سیبیریہ (افریقہ) لکھتا ہے۔

ایک شخص جسکی شکل و صورت سیاہ رنگ کی ہے اور جسے پیغمبر ہیرس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کئی سال کی گمشدگی کے بعد پھر نمودار ہوا ہے۔ وہ سیبیریہ کے قریب ساحل سمندر پر واقع ایک گاؤں میں سے ملا ہے۔ غربت نے اُس کا حال ناگفتہ بہ کر دیا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے ایک لاکھ حبشیوں کو عیسائی بنایا تھا۔ ویسلین مشنری سوسائٹی کو اس کے حالات موصول ہوئے ہیں۔ وہ "فارن فیلڈ" اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ اس اخبار میں ایم پیرے کا جو فرانس کی طرف سے اپنے "پیغمبر" کی تلاش میں نکلا تھا پیغام بھی درج ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اُس نے کس طرح اُسے دریافت کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مشنری جب اس علاقہ میں گیا تو اُس نے ایسے گرجے دیکھے جنکی تلقین ہیرس کیا کرتا تھا۔ اُسے خیال پیدا ہوا کہ شاید ہیرس یہاں آیا ہو اُسے ایک کتاب بھی ملی جس میں لکھا تھا یہاں کے لوگوں نے اپنے بت توڑ دیئے اور عیسائی بن گئے۔ اس وقت اس علاقہ میں دو صد گرجے قائم ہیں۔

"پیغمبر ہیرس سیبیریہ کے قریب ایک شہر کیپ پالاس میں پیدا ہوا تھا۔ پچاس سال کا عرصہ ہوا اس نے عیسائی دھرم گرہن کر لیا۔ اب اسکی عمر ستر سال کے قریب ہے لے اپنے مذہب کے پرچار کا شوق تھا وہ اپنے شہر سے نکلا اور جنگلی علاقہ میں چلا گیا۔ جسے آدری ساحل کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اخبار بیان کرتا ہے کہ وہ آگ کی طرح پھیل گیا اور دو سال کے قلیل عرصہ میں ایک لاکھ انسانوں کو عیسائی بنالیا۔ "ایم پیرے" نے جو مضمون اس اخبار میں لکھا ہے اس میں درج ہے۔

ہم چند آدمی اُسکی تلاش میں نکلے۔ ہمیں کوئی علم نہ تھا کہ ہم کامیاب ہو جائینگے۔ اتنے میں ہمیں ان گرجوں کا سراغ ملا۔ قریب ہی ایک گاؤں تھا ہم اس میں چلے گئے وہاں ناریل کے درخت بہت تھے۔ سڑک کے کنارے ایک درخت تلے ہم نے ایک شخص کو دیکھا۔ وہ سوچ سمجھ رہا تھا یہ وہی شخص تھا جسکی تلاش میں ہم نکلے تھے۔ ہم اُس کے نزدیک گئے۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اُس نے دونوں بازو پھیلائے اور کہا آؤ بھائی۔ ہم دونوں ایک خدا کے چیز ہیں۔ اُس نے جن لوگوں کو عیسائی بنایا اُنہیں یہ پیغام دیا "تمام بتوں کو توڑ دو۔ اُنہیں آگ میں جلا دو۔ جو شخص انہیں چھپا کر اپنے مکان میں رکھیگا آسمان سے اس پر بجلی گریگی انجیل پڑھو یہ خدا کا کلام ہے۔ (پرتاپ لاہور ۹ مارچ ۱۹۳۶ء)

غور کا مقام ہے کہ ۲ ہزار استثنال اشدھ کئے جاتے ہیں تو اُن کو مورتیاں دیکر ہدایت کی جاتی ہے کہ ان بتوں کی پرستش کرو۔ دوسری جانب سچے مذہب کا اثر و عمل دیکھئے کہ ہیرس بتوں کو توڑ کر لاکھوں بت پرستوں کو حقیقی اور واحد خدا کا پرستار بنا دیتا ہے۔ بیچارے آریہ خود تو بت پرستی سے محروم ہو گئے مگر سناتنیوں کو اصنام پرستی میں مبتلا کر رہے ہیں مسیحیت نے تو ہمیشہ غیر مسیحیوں یعنی جنم کے ہندوؤں کو مسیحی بنایا۔ مگر آریہ تو صرف نام کے مسیحیوں کو ہندو جاتی میں پردیش کرنے سے بڑھکر کچھ کرنے کے قابل نہیں جب "خدا کے کلام یعنی ویدوں" کی جگہ ستیارتھ پرکاش کو رکھ دیا جاتا ہے تو آریہ سماج کی بجائے سناتن دھرم پر عمل کرنا آریوں کے لئے مشکل ہی کیا ہے؟ کیا سماجی حضرات یہ بتائینگے کہ اگر نام کے عیسائیوں کو ہندو ذات میں ضرور ملا لینا چاہئے تو نام کے آریوں کی نسبت آپ کا کیا فتوےٰ ہے۔ یاد رکھو نام کے عیسائیوں کے اشدھ ہو جانے سے مسیحیت کو ذرہ بھر بھی گزند نہیں پہنچ سکتا

کب سیہ روؤں کو کے جلتے ہے دیپ رو شنضمیر
شمع کو کرتا ہے روشن کاٹنا گلگیر کا۔

تعمان

انسان کے پھیپھڑوں میں ۷۶۰۰۰۰۰۰ ہوا داخل ہونے کی تھیلیاں ہیں۔ (پارس)

سرحد پر بنوں میں پہلا بشارتی دھاوا

یہ پہلا مرتبہ ہے کہ سرحد کے مسیحیوں کو اس خاص ہفتے میں شامل ہونے اور مسیح کی اس خاص خدمت کا موقع ملا۔

بنوں میں یہ ہفتہ مسیحیوں کے لئے نہایت ہی خوشی کا ہفتہ تھا اور تمام کلیسیا نے بڑی سرگرمی اور دلچسپی سے اس میں حصہ لیا۔ یہ تمام انتظام ہمارے لائق اور سرگرم پادری سینکر صاحب کی زیر نگرانی تھا۔ اور اُنہوں نے کلیسیا کے ہر ایک ممبر کو اس میں شوق دلا کر اُن کی ہمت افزائی کی۔ چند ہفتے پہلے پادری ہنری صاحب راولپنڈی سے تشریف فرما ہوئے اور اُنہوں نے اپنی مختلف میٹنگز میں اس ہفتے کی کارروائی پر روشنی ڈالی اور اُنہوں نے ہر ایک مسیحی کو اس خدمت کا ذمہ وار بنایا اور اُنہوں نے بتایا کہ کس طرح ہم مختلف طریقوں سے مسیح کو غیر مسیحیوں کے آگے پیش کر سکتے ہیں اور انہوں نے اپنے کام کی کامیابی کی دلیلیں دے کر کلیسیا کا حوصلہ بڑھایا اور اُنہوں نے خاصکر اس بات پر زور دیا کہ ہم انجیل کے حصوں کی بکری کریں اور اس طرح سے ایک اچھی فصل کی امید رکھتے ہوئے دعا کے ساتھ ان بیجوں کو بوئیں۔

ایک ہفتہ پہلے دعائیہ میٹنگز اس خاص ہفتے کی تیاری کے لئے باری باری مسیحیوں کے گھروں پر ہوئیں اور سنیچر کے دن شام کے پانچ بجے ایک خاص نماز کے بعد سب کو کتابیں تقسیم کی گئیں اور اس کام کو بڑے زور شور سے شروع کیا گیا۔ تمام مسیحیوں کا کیا مرد کیا مستورات کتابیں ہاتھوں اور جھولوں میں لئے ہوئے ان کی فروخت میں سرگرم نظر آتا۔ بنوں کے لوگوں کے لئے ایک نہایت ہی حیرانی اور بیداری کا باعث ہوا۔ بازاری منادی میں لوگوں نے خاص شوق ظاہر کیا۔ اور ہمارے مسٹر منتظم اور دیگر مسیحی نوجوانوں نے ترطلبے اور باجے کے ساتھ اپنی سریلی آوازوں سے مسیحی غزلیں گا کر لوگوں کو خوب خوش کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اُس نے اس

بڑے کام میں خود ہی رہنمائی کی۔

نہ صرف مردوں نے بلکہ مسیحی مستورات نے بھی اس ہفتے میں بڑی دلیری اور خاص شوق سے حصہ لیکر مردوں کا ساتھ دیا۔ اور بڑی سرگرمی سے مسیح کی گواہی دی اور کتابوں کو بھی بیچا۔ باوجود علاقے کے سخت ہونے کے بھی اُنہوں نے تمام شہر اور ایک قریب کے گاؤں میں وہ کام کئے جو کہ مردوں سے ہونے مشکل تھے اور غیر مذاہب کی مستورات نے علاوہ کتابوں کے خریدنے کے اُن کی خاطر تواضع سے دلی محبت اور شکر گذاری کی اور ایک ہزار کتب مقدسہ کے حصے فروخت کئے۔ اور لوگوں نے کتابوں کے پڑھنے کا ازحد شوق ظاہر کیا۔ خوشی کی بات ہے کہ اس خاص ہفتے میں مشن ریڈنگ روم کی بنیاد دوبارہ ڈالی گئی ہے جہاں کہ ہر روز دوسرے مذاہب کے صاحبان بڑی دلچسپی سے اپنا وقت مسیحی دین کی کتابوں کے مطالعہ کے لئے دیتے ہیں۔ اُمید کامل ہے . . . . . . کہ خداوند مسیح نے ایک راستہ اپنے جلال کے لئے کھولدیا ہے میں اپنے تمام مسیحی بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنی خاص دعاؤں سے ہنوں کے اس کام کی مدد کریں۔ اور مسیح کی ان چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو جو کہ خاصکر ایسی جگہوں میں اس کے جلال کے لئے قائم کی گئیں ہیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد کیا کریں۔

اے۔ ڈبلیو۔ ایف

برٹش گورنمنٹ آسمان کا ایک نقشہ تیار کرا رہی ہے۔ اس کی تیاری ۳۰ سال سے ہو رہی ہے۔ اس کے لئے آسمان کے . . . ۱ مختلف فوٹو لئے گئے ہیں۔ تیار ہونے پر اس میں آسمان کے . . . . ۵ ستارے دیکھے جا سکینگے (پارس)

سائنس نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا گیا ہے جس کی مدد سے بہت دور تک بائسکوپ کی تصاویر حرکت کرتی اور بولتی ہوئی دکھائی جا سکتی ہے۔

(پارس)

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

ہر اکسیلنسی لیڈی اِروِن صاحبہ کی غریب نوازی

ڈاکٹر جاشوا صاحب کے خیراتی شفاخانہ کا معائنہ

ناظرین بڑوں اور ناموروں کی عزت افزائی حکام اعلیٰ بلکہ بادشاہ تک کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس باری تعالےٰ خداوند کریم کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہر اکسیلنسی لیڈی اروِن ایسی غریب پرور اور غریب نواز ہیں کہ چھوٹے کاموں میں بھی بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ جو ذیل کے احوال سے عیاں ہے

یہاں دار الخلافہ دہلی کے مقام سبزی منڈی میں ڈاکٹر جاشوا صاحب اور اُن کی بیوی صاحبہ نے عرصہ ۸ سال سے ایک خیراتی شفاخانہ کھول رکھا ہے جس میں ہر دو بڑی جانفشانی سے خدمت کرتے ہیں۔ (جسکی تفصیل کسی دوسرے وقت لکھینگے) نیز ایک مدرسہ بھی اچھوت غرباؤں کے بچوں کا جاری کر رکھا ہے جس میں ان بچوں کو علاوہ مفت تعلیم کے کتابیں وغیرہ بھی مفت دیتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنی سالانہ رپورٹ ہر اکسیلنسی لیڈی اروِن صاحبہ کی خدمت میں بھیجی۔ جسے پڑھ کر ہر اکسیلنسی لیڈی اروِن صاحبہ تباریخ ۱۱ ماہ فروری کو دوپہر کے وقت مع جناب ڈاکٹر نارسن واکر صاحب شفاخانہ پر تشریف فرما ہوئیں اور تمام کام کو بغور دیکھا۔ بعد اس کے اسپتال ان ڈور میں تشریف لے گئیں جہاں ۷ مریض عورت و مرد موجود تھے۔ اگرچہ ہر اکسیلنسی ہندوستانی زبان سے ناواقف ہیں تاہم مریضوں کے ساتھ بڑی ہمدردی ظاہر کی اور تسلی کے کلمے فرمائے جن سے مریض نہایت خوش ہوئے۔ بعد اس کے مدرسہ کا ملاحظہ کیا۔ جو میتھوڈسٹ مشن گرجا ملکہ گنج میں ہے۔ جہاں قریباً ۷۰ یا ۸۰ لڑکے لڑکیوں کے علاوہ دیگر مسیحی مرد اور عورتیں بھی حاضر تھیں۔ لڑکے لڑکیوں نے بڑی خوش الحانی سے دو مسیحی گیت گائے اور صرف بیٹے کا احوال سوال و جواب کی صورت میں سنایا! اور ڈاکٹر صاحب کے پوتے بابی نے جو ۵ سال کا ہے ایک انگریزی نظم سنائی۔ بابا کی نقل و حرکت سے لیڈی صاحبہ بڑی ہی محظوظ ہوئیں اور خوب تالیاں بجائیں۔ غرضیکہ ہر اکسیلنسی نے تمام کام کا ملاحظہ فرما کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ خاصکر اس بات سے بہت خوش ہوئیں کہ اس ملک میں خداوند کی خدمت بڑے ذوق و شوق کے ساتھ ہو رہی ہے۔ خداوند سے ہماری دعا ہے کہ حضور کا عہد حکومت ہند کے غربا اور مسیحیوں کے لئے بلکہ کل ہموطنوں کے لئے تمام ترقی اور برکت کا باعث ہو۔ آمین۔

راقم۔ ماسٹر سنی طوائیل

سنڈے اسکول۔ ایپورتھ لیگ اور کرسچن اینڈیور

کی ۱۹ ویں متحدہ کنونشن

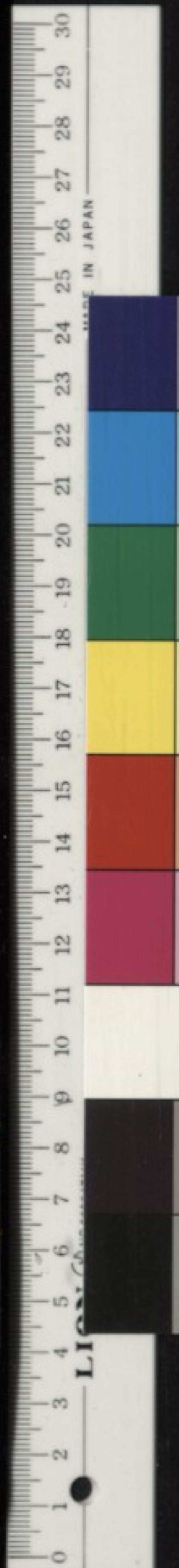
ناظرین نور افشاں کو واضح ہو وے کہ سنڈے سکول ایپورتھ لیگ اور کرسچن اینڈیور کی ۱۹ ویں متحدہ کنونشن شہر کانپور پہلی مارچ ۱۹۲۶ء سے تیسری مارچ تک منعقد ہوئی۔ کانپور کے صاحبان نے بڑی خاطر تواضع سے ایلچی صاحبان کا استقبال کیا اور اُن کی مہمان نوازی میں کچھ کمی نہ چھوڑی۔ امسال کنونشن کے صدر مجلس ڈاکٹر چیمبر صاحب تھے۔ جلسے کا آغاز ایک پر اثر و پرجوش مضمون سے شروع ہوا۔ پادری لالرام صاحب نے دعا کی ضرورت پر چند ایسے خیالات پیش کئے کہ سامعین کے دل پر بڑا اثر ہوا

جتنے درس دیئے گئے ان میں ذیل کی باتوں پر بہ زور دیا گیا۔

(۱) بچے کلیسیا کا ایک ضروری حصہ اور مرکزی چیز ہیں اُن کی حقارت کرنا گویا خود اپنی کلیسیا کی قوم کی اور خدا کی حقارت کرنا ہے۔

(۲) کوشش یہ کی جائے کہ ہم بچوں کو مسیح کے پاس لائیں۔ وہ موقع سب سے اچھا ہوتا ہے۔ اُن کے دل مسیح کے لئے جیتے جائیں۔

(۳) جوانوں کو موقع دیا جائے کہ کلیسیا کے کاموں میں حصہ لیں۔ اس طرح وہ اپنی ذمہ داری محسوس





کرینگے۔

۴۔ اور ہماری زندگی یا تو بنتی ہے یا بگڑتی ہے بچہ کبھی سست ہی نہیں سکتی لیکن ہم اپنے کو جانچیں کہ ہمارا کیا حال ہے۔ بعض وقت ہم لاپرواہ ہوجاتے اور اس وقت جاگتے ہیں جب علاج ناممکن ہوتا ہے۔

۵۔ ہم خدا کے ایلچی ہیں۔ اگر ہم زندگیاں بدلتے ہیں تو ہماری زندگیاں آسمان پر باندھی جائینگی اور اگر کھوتے ہیں تو کھولی جائینگی۔ ہم صرف اپنے ہی ذمہ وار نہیں بلکہ اوروں کے بھی خاصکر بچوں کے لئے جو حقیقی مذہب گھر میں ہوتا ہے نہ کہ باہر۔ چال چلن وہی ہے جو کہ انسان اندھیرے میں جہاں اُسکو کوئی نہیں دیکھتا۔

آئندہ سال کے لئے کانپور کے لئے ایک نئے مسٹر شاہ صدر مجلس چنے گئے۔ سکتر صاحب پھر مسٹر مالویاہ رہے۔ ان کے جائنٹ سکتر مسٹر جی۔ ایم۔ میکلکنوسنڈے سکول جس چیپر مینگینڈ اپورتھ لیگ پادری۔ لال ام۔ الٰہ آباد کرسچن اینڈیور چنے گئے۔ آئندہ سال کنونشن کے لئے دعوت ایڈ۔ یونیورسٹی اور علیگڑھ سے ملی لیکن علیگڑھ منظور ہوا۔ لہٰذا خیال رکھئے کہ کنونشن آئندہ سال علیگڑھ میں ہوگی۔ وقت پھر بتایا جائیگا۔

ایک بڑے افسوس کی بات ہے کہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں اتنے سنڈے اسکول۔ اپورتھ لیگ اور کرسچن اینڈیور ہیں۔ لیکن صرف سات جگہ کے لوگ موجود تھے۔ افسوس کہ ہم اپنی مذہبی باتوں میں کچھ جوش نہیں دکھاتے۔ امید ہے کہ اگلے سال بہت سے لوگ آئینگے۔

عمانوئیل لعل

پیغام ملک الموت

یہ کون مرگیا اور کس کا ہے آج ماتم
کہ جس کے سوگ میں دیوار و در بھی روتے ہیں

پیارے ناظرین۔ نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ منشی مرادا مل صاحب مدرس کماپور۔ ل کی دختر نیک اختر مورخہ ۵ جون ۱۹۲۶ء کو اس جہان فانی سے اپنے والدین اور تمام عزیزوں کو غم کا داغ دیکر اپنے باپ آسمانی کی گود میں آرام سے چلی گئی تھی۔ اور اب لڑکی کے غم کا داغ اترا نہیں کہ عزیز بھائی صاحب کا دس سالہ لڑکا بنام سلامت جو سلامت نہ رہا اپنے نام خورشید واقعا۔ بکر بعارضہ میعادی بخار کے عرصہ قریباً چوبیس دن گرفتار رہکر یعنی ۲۰ فروری ۱۹۲۷ء کو داغ مفارقت لگا کر اپنے حقیقی باپ کی گود میں اپنی بہن کے پاس چل بسا۔ ہائے دکھیا غم کے مارے الفت کا کیا حال ہو رہا ہے جو اپنے حال سے بے حال ہو رہے ہیں اس لئے آپ سب صاحبان سے جو ہمارے بیچ ہمدرد ہیں التماس ہے کہ خداوند سے دعا کریں کہ ان غمزدوں کو تسلی و اطمینان عطا ہو۔ کسی نے سچ کہا ہے

کیا پوچھتے ہو دل کی جو غم اٹھا رہا ہے
کیا پوچھتے ہو مجھ کو اب مجھ میں کیا ہے

احقر ایم مسون۔ ہیڈ اول مدرس
چک جھکڑ یالی ۱۳۶ ضلع لائلپور

این ایم ایس کی سالانہ پروونشل کانفرنس
کا اجلاس بتاریخ ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۲۷ء
بمقام بیاس

امسال این۔ ایم۔ ایس کی سالانہ کانفرنس کا اجلاس بمقام بیاس بتاریخ ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۲۷ء کو ہوگا۔

اسکی ہر پانچوں ذیل ممبران کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں ضرور تشریف لاویں۔ صاحبان یہ ہمارا اپنا کام ہے۔ اسکی کامیابی و ناکامیابی میں ہماری اپنی عزت یا بے عزتی ہے۔ یہ خداوند کا کام ہے جو اُس نے ہندوستانی مسیحیوں کے سپرد کیا ہے۔ اس کی کامیابی و ناکامیابی میں خداوند کی عزت یا بے عزتی ہے پس آؤ ہم سب ملکر یک دل و تن ہوکے اس کام کو کامیاب و مضبوط بنانیکی کوشش کریں۔ جو اصحاب اس کانفرنس میں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں خواہ برانچوں کے نمائندے ہوں یا شخصی ممبر ہوں یا وزیٹر کے طور پر آنا چاہیں مہربانی سے جناب پروونشل سکرٹری کو اطلاع دیں۔ پروگرام وغیرہ چند دن میں آپ کے پاس روانہ کیا جائیگا۔

پادری کے۔ این دینا ناتھ۔ این۔ ایم۔ ایس پروونشل سکرٹری۔ ہولی ٹرینٹی چرچ۔ لاہور۔

گنے کی فصل بابت سال ۱۹۲۶ء کا
آخری تخمینہ
(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۲۵-۱۹۲۴ء سے پہلے پانچ سال کے اندر اوسطاً پنجاب کے جس قدر رقبہ میں گنا بویا گیا وہ برطانوی ہند کے کل رقبہ زیر کاشت نیشکر کا قریباً ۱۵ء۲۹ فیصدی تھا۔ آخری تخمینہ کے مطابق رقبہ زیر کاشت نیشکر ۴۴۳،۰۰۰ ایکڑ ہے۔ سال گذشتہ کا اصل رقبہ ۳۸۹۹۰۰ ایکڑ تھا گویا موجودہ رقبہ میں پندرہ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ موجودہ رقبہ دوسرے تخمینہ سے بقدر ۱۱ فیصدی اور پنج سالہ اور دہ سالہ اوسط سے بقدر ایک فی صدی زیادہ ہے۔ اس اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ خام شکر کے لئے اچھی قیمت وصول ہوسکتی ہے علاوہ ازیں کپاس کی قیمت گر جانے سے کپاس کے رقبہ زیر کاشت میں اسی تناسب سے کمی ہوگئی ہے۔ سال گذشتہ کے مقابلہ میں زیادہ اضافہ منٹگمری (۶۲ فی صدی) فیروزپور (۵۶ فیصدی) لاہور (۴۹ فی صدی) لائل پور (۴۱ فی صدی) حصار (۴۰ فیصدی) ملتان (۳۳ فی صدی) رہتک (۳۰ فی صدی) شیخوپورہ اور جھنگ (۲۹ فی صدی) میں ہوا ہے۔ اسکے بارش اور کہر سے نقصان کی وجہ سے موسم چنداں موافق نہیں تھا۔ لہٰذا پیداوار تحت الاوسط سے لیکر اوسط درجہ تک ہوئی ہے۔ گڑ کی مجموعی پیداوار تخمیناً ۳۳۰،۹۰۰ ٹن ہے یعنی سال گذشتہ سے بقدر ۱۲ فیصدی زیادہ۔

فصل کی زراعت کا کام جملہ اضلاع میں ایسے اوقات پر شروع ہوا جن میں عام طور پر ہوا کرتا ہے

انار کلی لاہور میں ناجائز افیون کی برآمدگی

لاہور ۶ مارچ۔ گذشتہ شب کو انارکلی بازار میں جبل شو کمپنی کے قریب ایک مسلمان کے قبضہ سے تقریباً ۱/۲ ۲ سیر پہاڑی افیون پکڑی گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ ملزم افیون بیچنے کی غرض سے ٹھیکہ دار کے پاس لایا تھا۔ ٹھیکہ دار نے محکمہ آبکاری کو پہلے سے اطلاع دے دی ہوئی تھی۔ چنانچہ لالہ سوہن لال انسپکٹر آبکاری نے ملزم کو اسوقت گرفتار کر لیا جبکہ اس کے پاس ایک چمڑی گٹھڑی میں افیون موجود تھی۔ انسپکٹر مذکور نے ملزم کو حراست میں کر لیا۔ تولنے پر افیون کا وزن تقریباً سوا سیر نکلا۔ ملزم کو ہتھکڑی لگا کر حوالات میں بھیجا گیا۔ عنقریب اُسکا چالان کیا جانیوالا ہے (بندے ماترم)

نئی کتابیں

(۱) ہماری بائبل اور مُسلم علماء

ضخامت ۲۰۰ صفحہ کی ہے۔ قیمت ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(۲) اثبات صلیب

ضخامت ۴۰ صفحہ کی ہے۔ قیمت ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

اگر کسی مسیحی نے خداوند یسوع مسیح کی اور بائبل کی مسلمانوں میں بشارت دینا ہے۔ اور مسیحی خدمت میں اسلامی مقبولات سے فائدہ اٹھانا ہے اور بائبل اور خداوند یسوع مسیح کی قدرو منزلت کو سمجھنا اور سمجھانا ہے۔ اگر احمدی اصحاب کے حملوں سے جو وہ مسیحیت پر کرتے آئے ہیں مامون ہونا ہے تو ۔ ۔ ۔ مذکورہ بالا کتب کو فوراً خرید اجائے اور درخواستیں **مینجر رلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور** روانہ کی جائیں

المشتہر

پادری غلام مسیح

لنڈن ۱۰ مارچ۔ ہوس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے بیان کیا کہ شاہی ہند زرساعتی کمیشن پر ۹ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ خرچ آئیگا۔ (بندے ماترم)

بہادر مریض

اُلفتِ عیسیٰ کا مستانہ ہوں سودائی نہیں
مجھ کو کچھ کنج لحد سے خوف تنہائی نہیں

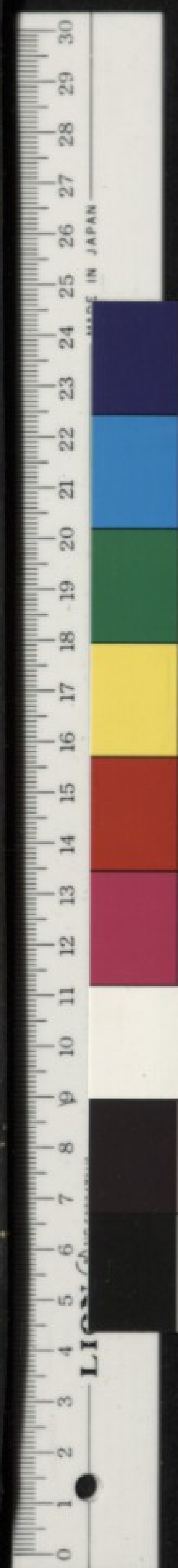
قیصر ڈوی کلیشین کے دنوں میں جو سختی۔ ایذا مصیبت اور تکلیف مسیحی کلیسیا نے سہی۔ الفاظ میں اس کا بیان کرنا میرے حیطۂ ادراک سے باہر ہے۔ اس قیصر کی زبردست خواہش تھی کہ کلیسیا کو سلطنت روم سے بالکل نیست و نابود کر دے۔ اس نے ۳۰۳ء میں صوبہ جات کے ناظم مجسٹریٹوں کے لئے ایک قانون شائع کیا۔ وہ تمام مسیحیوں سے زبردستی بت پرستی کرائیں اور جو انکار کریں انہیں زندہ نہ چھوڑیں۔ خوش قسمتی سے یہ ایذا رسانی صرف تین سال تک رہی۔ مگر درحقیقت یہی پہلی ایذا رسانی تھی۔ جو سلطنت کے ہر حصہ میں طاعون ملعون کی طرح پھیل گئی اور بہ نسبت پہلی ایذاؤں کے اس میں بے شمار مسیحی شہید ہوئے۔ حکام کی جانب سے مسیحیوں پر ناقابل برداشت ظلم کئے گئے۔ اس ظلم کا آغاز خادمانِ دین اور بشپوں سے ہوا اور بعد ازاں رفتہ رفتہ ہر درجہ کے مسیحیوں پر روا رکھا گیا۔

ڈوی کلیشین مسیحی دین کی روز افزوں ترقی اور کلیسیا کی بڑھتی دیکھ کر نہایت رنجیدہ خاطر ہوا اور رشک کھاتا تھا۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ ایک بار اس نے کہا کہ اگر روم میں کوئی دوسرا قیصر میرا رقیب ہو تو میں اُسے بہ نسبت ایک بشپ کے زیادہ پسند کرونگا۔

اس کے عہد میں بزرگان کلیسیا اور دیگر مسیحی مرد۔ عورتیں۔ بچے۔ غلام۔ آزاد سب طرح طرح کی ایذائیں سہہ کر راہی ملک بقا ہوئے۔ مثلاً بعض کی آنکھیں نکالی گئیں۔ بعض کی بوٹی بوٹی کاٹی گئی۔ بعض شکنجے میں کھینچے گئے۔ بعض پانی میں ڈبائے گئے۔ بعض مصلوب کئے گئے۔ بعض کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بعض درندوں کے آگے پھینکے گئے۔ اور بعض کو زندہ نے مرد آگ میں ڈالے گئے۔

اس تلاطم اور طوفانِ بے تمیزی کے وقت سکندریہ

کا ایک شخص جولین نامی جو سخت بیمار تھا ایسا کہ نہ کھڑا ہو سکتا تھا اور نہ اُس میں بیٹھنے کی طاقت تھی گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے لایا گیا۔ حاکم نے اُس سے پوچھا "کیا تو مسیحی ہے اور ہمارے معبودوں کی پرستش سے انکاری ہے؟" اُس نے جواب دیا "ہاں میں مسیحی ہوں اور خدائے واحد کی جو تمام مخلوقات کا خالق ہے۔ اور جو ہمیشہ زندہ اور قائم ہے پرستش کرتا ہوں"۔ حاکم نے کہا "تجھے معلوم نہیں کہ قیصر اقدس کا حکم ہے کہ کوئی شخص سوائے رومی معبودوں کے کسی اور معبود کی پرستش نہ کرے؟" جولین نے کہا "ہاں مجھے معلوم ہے۔ مگر جیسا میں نے کہا ہے میں خدائے واحد کا پرستار ہوں۔ میں ان بتوں کی جو آدمیوں کی دستکاری ہیں جن کے منہ تو ہیں پر بولتے نہیں۔ آنکھیں تو ہیں پر دیکھتے نہیں۔ کان تو ہیں پر سنتے نہیں۔ ناکیں تو ہیں پر سونگھتے نہیں۔ ہاتھ ہیں پر کچھ چھوتے نہیں۔ پاؤں تو ہیں پر چلتے نہیں۔ نہ گلے سے کچھ آواز نکال سکتے ہیں۔ پرستش نہیں کر سکتا"۔ حاکم نے کہا "تو کس طرح ایسے بیہودہ توہموں کے پھندے میں پھنسا جو کہ بے مندر۔ بے قربانگاہ اور بے خدا ہیں"؟ اس نے جواب دیا کہ "جناب عالی! یہ خیال غلط ہے۔ مسیح خداوند کی انسانیت اعلےٰ مندر ہے۔ اور وہ خدا کی نہایت خوبصورت مورت ہے۔ اور سارے حقیقی مسیحی روح القدس کے زندہ بت ہیں جنکا مقابلہ کوئی جیوپیٹر نہیں کر سکتا"۔ پھر حاکم نے کہا "معلوم ہوتا ہے کہ علالت و بیماری نے تیری عقل مار دی ہے۔ ہوش میں آ۔ اور دیوتاؤں کا غضب اپنے اوپر نہ بھڑکنے دے اور موت کا طالب نہ ہو"۔ جولین نے جواب دیا "اگرچہ بیماری کے باعث میں یہاں تک ضعیف و نحیف ہو گیا ہوں کہ کھڑا ہونا یا حرکت کرنا میرے لئے محال ہے۔ مگر میرے ہوش و حواس ٹھکانے ہیں۔ میں موت کی طرف نہیں جاتا بلکہ درحقیقت زندگی کی طرف جا رہا ہوں۔ کاش! کہ آپ کی اس حقیقی زندگی سے جو ہر ایک کے لئے مفت موجود ہے واقف ہوتے اور اسے قبول کر کے ابدی خوشی اور سعادت پاتے"۔





یہ سنکر حاکم بڑے طیش میں آیا اور حکم دیا کہ جولین زندہ جلایا جائے۔ جولین یہ سنکر خدا کا شکر بجالایا اور آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر بڑی عاجزی سے یہ کہا ؎

دلِ بیتاب تڑپتا ہے مسیحا تجھ بن
جلد تر مجھ کو دکھا جلوۂ دیدار اپنا۔

سورج پرست جو اُس کے خون کے پیاسے وہاں پر موجود تھے شور مچاتے ہوئے اُسے باہر لے جاکر تمام شہر میں جبتک کہ ادھ مُوا سا نہ ہُوا سڑکوں پہ گھسیٹتے پھرے۔ تب اُسے اُس آگ میں جو اسی مقصد کے لئے سُلگائی گئی تھی ڈال دیا اور تھوڑی دیر میں اس کا مبارک جسم خاکستر ہُوا اسی طرح اس مظلوم بہادر مرد نفیس مسیحی نے مسیح مصلوب کی خاطر اپنی جان قربان کرکے شہادت کا تاج پہن لیا ؎

معصوم مسافر ہیں جو جیحون کو جاتے ہیں
اُس جا پہ پہنچتے ہی وہ آرام میں پاتے　　(ذا)
اُن نرگوں میں رہتے ہیں مبارک ہیں وہاں جو
شاہی میں خداوند کی وہ دخل ہیں پاتے
ہے آؤ سجگت اُن کی خداوند یسوع کرتا
حقدار جو ہیں اُس سے وہاں تاج ہیں پاتے

خداوند کے پیارو! آپ مرنے تک ایماندار رہیں تو زندگی کا تاج آپ کو بھی ضرور ملیگا۔

راقم (مسز) کے۔ خیر اللہ۔ کلارک آباد

اشتہار ۱/ے

ایک گمشدہ کی تلاش

میرے حقیقی ماموں صاحب مسمی منشی وانی ایل ولد مولچی با مولچند کرسچن جو کہ قریباً ۱۹۰۰ء میں موضع خوشپور چک نمبر ۵۱ ضلع لائلپور کے رومن کیتھولک مشن سکول کے ماسٹر تھے۔ بعد ازاں ۱۹۱۲ء میں آپ موضع جوگنا ضلع شیخوپورہ میں مشن کا کام انجام دیتے رہے ہیں اور اُن کا یہی آخری پتہ ہے فی الحال وہ مع اہل وعیال کے لاپتہ ہیں جو صاحب اُن کے پتہ سے مجھے اطلاع فرمائینگے میں اُنکا بیحد مشکور ہونگا اور وہ بھی خط وکتابت کا ہرطرح سے روادار ہونگا میرا پتہ حسب ذیل ہے سیموئیل مراد بخش سپرنٹنڈنٹ مرزیرو بوائز سکول۔ آرم سنڈز کراچی چھاؤنی

کتبِ عہد عتیق کی صحت پر ایک محققانہ نظر

(۳)

علاوہ ازیں اسی زمانہ میں عبرانی کتب مقدسہ کے تین یونانی ترجمے بھی کئے گئے تھے جو دوسری صدی مسیحی میں ہوئے تھے۔ ان کے مترجم یہودی علما تھے جو اپنے زمانہ میں یکتا سمجھے جاتے تھے۔ ان کے نام اکولا اور سمیکس اور تھیوڈوشین تھے۔ ان تراجم کی تاریخ نہایت دلچسپ ہے بخوفِ طوالت میں یہاں صرف اکولا کے ترجمہ کی کیفیت ناظرین کی ضیافتِ طبع کے لئے درج کرتا ہوں۔

اکولا ایک رومی بت پرست تھا جو طبقۂ اُمرا میں سے تھا اور قیصرِ روم کے خاندان کے ساتھ رشتہ رکھتا تھا۔ قیصر کے حکم سے وہ سرکاری کام پر یروشلم گیا اور وہاں وہ مسیحی ہو گیا۔ لیکن چونکہ اُس کی زندگی مسیحی چال چلن کے مطابق نہ تھی اور وہ اوہام پرستی میں مبتلا رہتا تھا لہٰذا یروشلم کی چھوٹی سی گرجا گھر مسیحی کلیسیا نے اس کو علانیہ ملامت کی۔ اکولا توبہ کرنے کی بجائے غصہ میں بھر گیا اُس نے مسیحیت کو ترک کرکے یہودی مذہب اختیار کر لیا اور موسوی شریعت و رسوم کا جوشیلا مبلغ بنگیا۔ اس نے طبریاس کے یہودی دار العلوم میں تعلیم پائی تھی۔ انہی دنوں میں یہودیوں اور مسیحیوں کے درمیان خداوند مسیح کی آمد کی پیشینگوئیوں کی نسبت بحث ہُوا کرتی تھی اور مسیحی یونانی ترجمہ سبعینیہ (سپٹواجنٹ) کو اپنی حجت ثابت کرنے کے لئے پیش کیا کرتے تھے۔ لہٰذا یہودی ربیوں نے اس ترجمہ کا نام "مسیحی بائبل" رکھ دیا اور اہلِ یہود کو اس کے پڑھنے سے منع کر دیا پس یہ ضرورت پیش آئی کہ اہلِ یہود کے لئے ایک نیا ترجمہ یونانی زبان میں کیا جائے۔ کیونکہ عوام عبرانی زبان سے ناواقف تھے مرتد اکولا نے اس کام کو سرانجام دینے کا بیڑا اُٹھایا۔ یہ ترجمہ عبرانی کا ویسا ہی لفظی ترجمہ ہے جیسا قرآن کا شاہ رفیع اللہ نے کیا ہے۔ اس میں عبرانی الفاظ کے ترجمہ کرنے میں یونانی محاورہ کی پروا نہیں کی گئی۔ پس اس زمانہ کے اصل عبرانی متن کے الفاظ معلوم کرنے کے لئے یہ ترجمہ نہایت بیش قیمت ہے اور جب ہم اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ اکولا طبریاس کے یہودی دار العلوم میں طالب علم رہ چکا تھا اور بہترین کنعانی متن سے واقف تھا تو یہ ترجمہ اس زمانہ کے عبرانی متن کو معلوم کرنے کے لئے نہایت گرانقدر ہو جاتا ہے۔

اکولا کا یونانی ترجمہ لفظی ترجمہ تھا۔ لیکن سمیکس کا بامحاورہ ترجمہ تھا اور تیسرے مترجم تھیوڈوشین کا مقصد یہ تھا کہ یونانی ترجمہ سبعینیہ (سپٹواجنٹ) کی نظر ثانی کرے۔ پس یہ ترجمے مختلف پہلوؤں سے اُس زمانہ کے عبرانی متن کے الفاظ کو معلوم کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہیں۔ اگر ہم موجودہ عبرانی متن کا ان تراجم سے مقابلہ کریں۔ تو یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ موجودہ عبرانی متن باستثنائی چند الفاظ وفقرات وہی عبرانی متن ہے جو طبریاس کے دار العلوم میں مستند مانا جاتا تھا کیونکہ ان تراجم کے الفاظ تورات سامری اور ترجمۂ یونانی سپٹواجنٹ سے بھی کہیں زیادہ موجودہ عبرانی الفاظ سے ملتے ہیں

(۴)

ملک شام کی مسیحی کلیسیا نے بھی اسی زمانہ میں یہودی کتب مقدسہ کا شامی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ یہ ترجمہ غالباً پہلی صدی میں ہی کیا گیا تھا لیکن ۱۵۰ء سے پہلے اس ترجمہ کا ذکر ہمیں کہیں نہیں ملتا۔ پس یہ ترجمہ کم از کم ۱۵۰ء تک رائج ہو گیا تھا۔ یہ مسیحی کلیسیا کا قدیم ترین ترجمہ ہے اور عبرانی زبان سے شامی میں کیا گیا تھا اور چونکہ یہ ترجمہ بڑے اعلیٰ پایہ کا ہے۔ لہٰذا پہلی صدی مسیحی کے عبرانی متن کے الفاظ کو معلوم کرنے کے لئے نہایت کارآمد ہے جب ہم اس مسیحی ترجمہ کا موجودہ یہودی کتبِ مقدسہ سے مقابلہ کرتے ہیں تو باستثنائی چند الفاظ وآیات دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لفظ بلفظ متفق پاتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ موجودہ عبرانی متن وہی ہے جو منجیٔ عالمین خداوند یسوع مسیح کے دنوں میں رائج تھا

(۵)

اور یہی مسیحی کلیسیا میں ایک نہایت زبردست اور بیحد

عالم گذرا ہے۔ کتب مقدسہ کے علم میں وہ وحید عصر تھا۔ اس نے [illegible]ء میں عبرانی متن اور سپٹواجنٹ کے ترجمہ اور آکولا، سیمکس اور تھیوڈوشین کے تراجم کو ایک ہی صفحہ میں ایک دوسرے کے مقابل سطور میں لکھا تاکہ ان کا مقابلہ کرکے ان کے اختلافات کو جانچے۔ یہ زبردست عالم اس نتیجہ پر پہنچا کہ باستثنائے چند الفاظ و آیات ان چاروں یونانی ترجموں کے عبرانی اصل میں اور اس کے عبرانی متن میں فرق نہیں تھا۔ وہ ہم کو یہ بھی بتاتا ہے کہ اس زمانہ کے تمام عبرانی نسخہ جات قریبا نقطہ بلفظ ایک دوسرے کے ساتھ متفق تھے جس سے ہم پر یہ عیاں ہوجاتا ہے کہ یہود کس احتیاط سے نسخوں کو نقل کرتے تھے

خبریں

نیو دہلی ۱۴ مارچ۔ مسٹر جونسٹن سشن جج نے آج صبح عبدالرشید کے مقدمہ میں فیصلہ سنایا جسے شردھانند کا قاتل کہا جاتا ہے۔

ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ چل رہا تھا کہ اس نے ۲۳ دسمبر کو پستول سے سوامی جی کو ہلاک کیا۔ جج نے اسیسروں کی کثرت رائے سے اتفاق کرکے عبدالرشید کو مجرم قرار دیا اور صفائی کی طرف سے جو ملزم کی دیوانگی کا عذر اٹھایا گیا اسے مسترد کیا اور ملزم کے لئے بشرط تصدیق ہائی کورٹ سزائے موت کا حکم دیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس فیصلہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں ملزم کی طرف سے اپیل دائر ہوگی۔

(بندے ماترم)

کچھ عرصہ ہوا کہ ریلوے بورڈ نے اعلان کیا تھا کہ اس نے اب ہر سال نئی ریلوے لائن تعمیر کرنے کی پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی فیصلہ کے مطابق نارتھ ویسٹرن ریلوے کے زیر اہتمام پنجاب میں بھی ۳۰۰ میل نئی لائن ہر سال تعمیر کرنے کی تجویز کی گئی ہے ۱۹۲۷-۲۸ء میں حسب ذیل ریلوے لائن تعمیر کی جائینگی اور پبلک آمدورفت کے لئے کھولی جائینگی۔

(۱) امرتسر راسووال دوہڑکا ڈیرہ بابا نانک	۴۰ میل
(۲) لائلپور جڑانوالہ	۲۱ میل
(۳) چک جھمرہ چنیوٹ	۱۸ میل
(۴) رہتک گوہانہ پانی پت	۳۵ میل
(۵) کونگڑہ دہلی	۴۵ میل
(۶) محبوب دہلی رہتک و پانچ شیتن	۴۰ میل
(۷) بہاول نگر چاولستان	۲۵ میل
(۸) جیہ چک امر	۲۶ میل
میزان	۲۰۹ میل

(بندے ماترم)

سنگھاپور ۱۳ مارچ۔ سنگھاپور میں چینی ڈاکٹر سن یات سین کی برسی منا رہے تھے۔ نائٹ سکول کے لڑکوں اور بڑے گروہ کا جلوس نکلا جس سے بازار کا راستہ رک گیا۔ ایک یورپین پولیس انسپکٹر اور دو کنسٹیبلوں پر جبکہ وہ راستہ صاف کر رہے تھے۔ حملہ ہوا۔ اس کے بعد ہجوم تھانہ میں داخل ہوا اور ایک انسپکٹر کو زخمی کیا۔ اس پر پولیس نے دو دفعہ فائر کئے۔ جس سے ۶ آدمی ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے۔

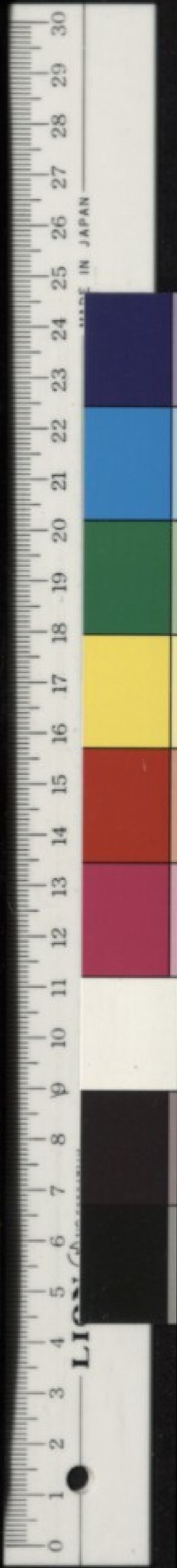
(بندے ماترم)

آگرہ ۱۲ مارچ۔ آج مسٹر ای جنیٹ ڈسٹرکٹ جج نے وچتر جیون کے مصنف پنڈت کالیچرن کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ جج نے اپیل کو خارج کرتے ہوئے عدالت ماتحت کی دی ہوئی سزا بحال رکھی

(رر)

ٹوکیو ۱۰ مارچ۔ زلزلے سے جاپان میں کس قدر موتیں ہوئیں ہیں سرکاری طور پر ان کا تخمینہ یہ ہے کہ ۲۴۵۸ آدمی ہلاک اور ۲۱۵۰ زخمی ہوئے ۸۰ آدمی گم ہیں ۶ ہزار مکانات جل گئے اور ۳ ہزار منہدم ہوگئے۔

بعد کی خبر ۱۱ مارچ۔ جاپان کے ہوم آفس میں جو خبریں آئی ہیں ان کی رو سے معلوم ہوا ہے کہ زلزلے سے کل ۲۶۰۸ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ۳۴۹۶ زخمی اور دس ہزار مکانات تباہ ہوئے۔ (رر)



سے لئے فضل رکھنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا۔ لیکن وہ ہر حال معاف نہ کریگا۔ بلکہ باپوں کے گناہ کا اُن کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پُشت تک بدلا لیگا۔

میکاہ نبی کی کتاب ۶ باب ۵ و ۶ آیات

میں کیا لیکے خدا کے حضور میں آؤں اور خدا تعالےٰ کے آگے کیونکر سجدہ کروں؟ کیا سوختنی قربانی اور ایک سالہ بچھڑوں کو لیکر اُس کے آگے آؤنگا؟ کیا خداوند ہزاروں مینڈھوں سے یا تیل کی دس ہزار نہروں سے خوش ہوگا؟ کیا میں اپنے پہلوٹھے کو اپنے گناہ کے عوض اپنے پیٹ کے پھل کو اپنی جان کی خطا کے بدلے میں دے ڈالونگا؟ اے انسان اُس نے تجھے وہ دکھایا ہے۔ جو کچھ کہ بھلا ہے اور خداوند تجھ سے کیا چاہتا ہے۔ مگر یہ کہ تو انصاف کرے اور رحمدلی کو پیار کرے اور اپنے خدا کے ساتھ فروتنی سے چلے۔

یوحنا کی انجیل ۳ باب ۱۶ آیت

کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

یعقوب کا خط عام باب ۱ آیت ۲۷

ہمارے خدا اور باپ کے نزدیک خالص اور بےعیب دینداری یہ ہے کہ یتیموں اور بیوہ عورتوں کی مصیبت کے وقت اُن کی خبر لیں اور اپنے آپ کو دنیا سے بے داغ رکھیں۔

پطرس رسول کا خط اول ۲: ۱۶-۱۷

اور اپنے آپ کو آزاد جانو۔ مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ۔ بلکہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ جانو سب کی عزت کرو۔ برادری سے محبت رکھو۔ خدا سے ڈرو۔ بادشاہ کی عزت کرو۔

نویسندہ۔ خاکسار۔ دینا ناتھ پرتیودت

دہلی ۹ مارچ۔ لیڈی ارون اسمبلی کے اجلاس میں موجود تھیں۔ (رنیسے اتم)

غزل

افسر الشعرا خیر بیں سخن حضرت شفا لکھنوی مشن نگینہ ضلع بجنور

فغاں جو ہجر شہ میں اہل ناشاد کرتے ہیں
وہ مٹی چرخ بے بنیاد کی برباد کرتے ہیں

نہیں کچھ خوف وہ دوزخ عاصی ناشاد کرتے ہیں
تری سمت کو یا اللہ جب وہ یاد کرتے ہیں

شبیہہ شاہ اقدس نقش کیا کرتے ہیں سینے میں
دل ویراں کو اپنے اس طرح آباد کرتے ہیں

وہی کچھ لطف جنت تیرے صدقے میں اُٹھائینگے
حقیقت میں یہاں یارب جو تیری یاد کرتے ہیں

قیامت میں بلاشک وہ سزاوار مصیبت ہیں
ترے بندوں پہ یا اللہ جو بیداد کرتے ہیں

جنہوں نے دیکھا یا قامت موزون عیسےٰ کو
سہی قد وہ بتان دہر کا کب یاد کرتے ہیں

بنائی دو مسیح پاک ہم کو بار عصیاں سے
دعا تم سے تمہارے طالب امداد کرتے ہیں

وہ ہیں محبوب جو ہر وقت محو یاد عیسےٰ ہیں
وہ کیا ہیں جو مصیبت میں خدا کو یاد کرتے ہیں

خدائے اقدس کی تصویر خیال پیش رہتی ہے
ہم اپنے اس دل مغموم کو یوں شاد کرتے ہیں

وہی پائیگا جنت جس نے مارا نفس امارہ
خطوں میں حضرت پولوس یوں ارشاد کرتے ہیں

جو تائب صدق دل سے ہوتے ہیں درگاہ عیسیٰ میں
اُنہیں وہ دام عصیاں سے شفا آزاد کرتے ہیں۔

غزل

جسے ہے عشق شہ کا اے شفا خاص
بشر در اصل ہے وہ پارسا خاص

ہوا انجیل سے ظاہر تمہیں ہو۔
گنہگاروں کے حامی رہنما خاص

مٹایا تم نے ہی کفر و ضلالت۔
تمہیں ہو مظہر ذات خدا خاص

نظر ہو لطف کی مجھ پر مسیحا
میں شیدا ہوں تمہارا مبتلا خاص

یہی ہے آرزو قدموں پہ تیرے
تصدق ہوں شہ ہر دوسرا خاص

کیا ہے خلق خالق نے مسیحا
تمہاری وجہ سے ارض و سما خاص

بدی کی شکل سے نفرت جنہیں ہو
حقیقت میں وہی ہیں اتقیا خاص

بچائی نوح کی طوفاں سے کشتی
تو ہی اے شاہ ہے وہ ناخدا خاص

خدا جس ذات اقدس کا ہے عاشق
اسی کا ہے شفا اک مبتلا خاص

تین سو سال کا پرانا کچھوا

نیویارک (امریکہ) میں ایک چڑیا گھر میں ۳۰۰ سال عمر کا کچھوا ہے۔ موجودہ زمانہ میں انسان تو کجا حیوانات کا اتنی عمر حاصل کر لینا ناممکنات سے ہے۔ اس کا وزن تین من تیس سیر ہے۔ اور وہ اب تک بہ اچھی طرح چل سکتا ہے (پارس)

سابق مہاراجہ اندور کی فضول خرچیاں

سابق مہاراجہ اندور نے لنڈن میں ایک غسلخانہ تیار کروایا ہے جس پر ۲۱۴۳ پونڈ خرچ ہوئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا پرتکلف غسلخانہ پہلے کسی والئے ریاست کا نہیں ہے۔

(رنیسے اتم)

غزل

مصرعِ طرح - کوئی ساعتی مرا سفر میں نہیں

عشق عیسیٰ کا جس بشر میں نہیں
کوئی سودا ہمارے سر میں نہیں
جیسی قوت ہے نبضِ شاہ میں
ہوں ہیں امن میں شاہِ اقدس کے
ہو مقابل جو میرے انگلوں کے
جز مسیحا کسی حسین کا بھی
جیسا ان کے گدا کا رتبہ ہے
جا کے ٹکرائے سر وہ پتھر سے
کیسے ہاتھ آئے منزلِ مقصد
جو اٹھائے یہ رنج و غم دل پر
برکتیں ملتی ہیں ہمیں کیا کیا
شہ کی زلفوں کا جب سے سودا ہے
کیسے وہ آئینگے مرے گھر پر
پھونک دونگا میں اے فلک تجھکو
کتنی ہی ہوں ہم آفتیں اس کو
جیسے بیٹے میں پائے ہیں اوصاف
اس کو جنت ملیگی ورنہ میں
لطف کیا جانے وہ محبت کا
جس سے آقا کی پھر گئیں آنکھیں
غش ہوئے دیکھکر جسے موسیٰ

اس سے نادان جہان بھر میں نہیں
غیر عشقِ مسیح گھر میں نہیں
تاب و طاقت وہ شیر نر میں نہیں
اس لئے معرضِ خطر میں نہیں
تاب ایسی کسی گہر میں نہیں
دردِ الفت مرے جگر میں نہیں
شان ایسی تو تاجور میں نہیں
عشق عیسیٰ کا جس بشر میں نہیں
زادِ رہ کچھ مری کمر میں نہیں
جان اتنی مرے جگر میں نہیں
کمی کوئی خدا کے گھر میں نہیں
درد اس دن سے میرے سر میں نہیں
جذبِ الفت اگر جگر میں نہیں
کیا اثر آہِ پر شرر میں نہیں
خوئے نیک آتی بد گہر میں نہیں
وہ صفت ایک چارہ گر میں نہیں
کہ گنہ جس کسی بشر میں نہیں
پھانس جس کے چبھی جگر میں نہیں
اس کا کوئی جہان بھر میں نہیں
کیا وہ جلوہ مری نظر میں نہیں

دامِ شیطاں میں پھنس گیا جب سے
نخچۂ کی ابرو پہ جان دیتا ہوں
دل کے ہمراہ سب ہوئے رخصت
جلوہ دیکھے جو اب مسیحا کا
دل جو کھنچ جائے عاشقِ خستہ کا
دل کے باطل جو نقش تھے وہ مٹے
تنگ ہوں ہجرِ شہ میں جینے سے
رنجِ فرقت سے دل ہے کب خالی

سچ ہے خوفِ خدا بشر میں نہیں
ماہِ نو کچھ مری نظر میں نہیں
داغِ حسرت بھی اب جگر میں نہیں
اتنی طاقت کسی بشر میں نہیں
یہ کشش حسنِ سیمبر میں نہیں
غیر یادِ مسیح گھر میں نہیں
موت بھی تو مرے اثر میں نہیں
درد جا نکاہ کب جگر میں نہیں

تیرے مضموں شفا وہ دلکش ہیں
ایسے تیور کسی نظر میں نہیں

اے شفا جب سے شہ کا وصل ہوا
درد کی ٹیس بھی جگر میں نہیں

غزل دیگر

یادِ عیسیٰ کی جس بشر میں نہیں
جو برے کام کرنے والے ہیں
ہجر میں تنگ ہوا ہوں جینے سے
لطفِ فرقت سے ہے وہ بے بہرہ
جو شفا دے مریضِ فرقت کو
غم کی شب کس طرح سے جی بہلے

خبر اس کا خدا کے گھر میں نہیں
پوچھ ان کی خدا کے گھر میں نہیں
درد پر درد کب جگر میں نہیں
ضبطِ فریاد جس بشر میں نہیں
ایسا اعجاز چارہ گر میں نہیں
درد بھی آج تو جگر میں نہیں

یہ کتابیں ختم ہو رہی ہیں

جن علم دوست اصحاب کو ضرورت ہو مندرجہ ذیل کتب بہت جلد خرید لیں ورنہ پھر ان کے ملنے کی کم توقع ہے۔ چونکہ نہایت ہی محدود تعداد میں موجود ہیں۔ اس لئے تعداد سابقہ ہی درج کیجاتی ہے کسی وقت یہ کتابیں سونے میں بھی ہاتھ نہ آئینگی۔ مگر آج پیسوں اور آنوں میں مل سکتی ہیں

اثباتِ ناطق۔ بائبل کی صداقت اور مسیح کی شخصیت کے ثبوت میں صرف ۳ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۹۶ ار

حل الاشکال۔ از پادری فنڈر صاحب صرف ۸ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۲۲۲-۳

تحقیق الواقعات اناجیل۔ انجیل میں مندرجہ واقعات کی تصدیق۔ صرف ۱۰ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۱۲۶ ار

حدیقۃ السوسن۔ مسس شیرووڈ صاحبہ کی ایک کہانی صرف ۵ اجلدیں باقی ہیں صفحہ ۱۱۲ ار

شہرِ خموشاں۔ قبرستانی اور بہار سے خیالات۔ صرف ۸ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۱۲۸ ۲ پائی

مفتاح التورات۔ تورات کے رسوم و دستاتیر مسیح کی نسبت پیشینگوئیاں ہیں صرف ۲ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۱۶۰-۶ کپڑا اور رنگین تصاویر ۸۔

واقعاتِ مسیح۔ پہلا حصہ۔ از مولوی حسام الدین۔ مسیح کی پیدائش سے لیکر یروشلم کو جانے تک۔ صرف ۶ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۷۰-ار

مسیح کا زندگی نامہ۔ حصہ دوم۔ یسوع خداوند کے بپتسمہ سے لیکر صوبۂ گلیل میں کام شروع کرنے تک۔ صرف ۸ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۶۴-ار

خوشوقتیِ حقیقی۔ مضبوطیِ ایمان پر ایک نظم صرف ۵ جلدیں صفحہ ۲۰ ۳ پائی

بشپ پائنس صاحب کی زندگی کے حالات صرف ۵ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۴۲ ۳

کاشف الحق۔ رد کلیمیا کے جواب میں۔ صرف ۱ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۱۲ ۶ پائی۔

انجیل داؤد۔ از لارڈ بشپ فرنچ صاحب۔ داؤد اور انجیل میں مشابہت ۶ جلدیں باقی ہیں صفحہ ۳۵ ۳

یعقوب رسول کے خطِ عام کی تفسیر از ڈاکٹر جے۔ ایچ آربن صاحب صرف ۹ جلدیں صفحہ ۱۱۸-۲ ملنے کا پتہ:۔

سکریٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی۔ انارکلی۔ لاہور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجر زرافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر طبع ہوا۔

